© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جہات

سانحۂ راولپنڈی

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد:

۱۰ اپریل ۱۹۸۸ء کو راولپنڈی اور اسلام آباد میں جو سانحہ عظیم رونما ہوا وہ قیامت صغریٰ سے کم نہیں تھا، اس حادثہ میں جان و مال کا جو نقصان ہوا کسی انسان کی زبان وقلم میں اس کے بیان کی طاقت نہیں ایک گھنٹے سے زیادہ عرصہ میں شہری آبادی پر بموں اور میزائلوں کی بارش اور ایسی افراتفری کہ الاماں والحفیظ۔ اس کے تصور سے ہی دل دہل جاتا ہے۔ بالخصوص ایسے وقت میں جبکہ کافی عرصے تک شہریوں کو پتہ بھی نہ چل سکا کہ آخر ہوا کیا ہے۔ یہ آتش وآہن کی بارش کون کر رہا ہے اور کیوں کر رہا ہے۔ غرضیکہ ایک قیامت تھی جو اہل راولپنڈی و اسلام آباد پر گزر گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک ہنستا بستا شہر ملبہ بن گیا۔ اسلحہ کے مراکز میں اس طرح کے واقعات پیش آجاتے ہیں۔ ترقی پذیر تو ترقی پذیر ترقی یافتہ ممالک میں بھی اس طرح کے حادثات پیش آچکے ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان نے حادثہ کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی قائم کر دی ہے جس نے حال ہی میں ایک مفصل رپورٹ تیار کرکے کابینہ کے حوالے کر دی ہے اور صدر مملکت و وزیر اعظم دونوں حضرات نے وعدہ فرمایا ہے کہ تحقیقات کے نتائج سے قوم کو آگاہ کیا جائے گا۔ اس لیے خوامخواہ قیاس آرائی کرنا قبل از وقت ہوگا۔ انشاءاللہ العزیز بہت جلد حقیقت قوم کے سامنے آجائے گی اور پتہ چل جائے گا کہ یہ کوئی اتفاقی حادثہ تھا یا کسی تخریبی کاروائی کا نتیجہ۔

سانحہ تو جو گزرنا تھا گزر گیا جس کی موت مقدر تھی وہ تو واقع ہو گئی۔ جن گھروں کے چراغ گل ہونے تھے وہ تو ہو گئے۔ کوئی بھی حکومت و طاقت جانیوالوں کو واپس نہیں لاسکتی اب تو اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی دولت سے نوازے۔ نیز جو زخمی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ ایک سخت قسم کی قومی و اجتماعی آزمائش تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں مبتلا کیا تھا ۔ یہ وقت توبہ و استغفار کرنے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے اور ثبات قدمی کا مظاہرہ کرنے کا ہے ۔ کیونکہ ایسے مواقع پر مومنوں کا یہی رویہ ہوتا ہے اور ہونا چاہیے ۔ تاہم بقول کسے ؎ چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند یہ وقت گزر جائے گا اور وقت بہترین مرہم بھی ہوتا ہے ۔

قرآن کریم میں بیشتر مقامات پر اس قسم کے ابتلاء و امتحانات کا تذکرہ ہے اگر ان واقعات و آیات پر مجموعی طور سے غور کیا جائے تو چند باتیں ضرور سامنے آئیں گی ۔

۱ ۔ اوّل یہ کہ ۱۰ اپریل کو اوجڑی کیمپ کے ڈپو میں پیش آنے والا واقعہ عذاب خداوندی تھا یا آزمائش و ابتلاء ؟

غیب کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے تاہم چند علامات و احوال ایسے ہوتے ہیں جن سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ عذاب تھا یا امتحان ۔ کیونکہ اکثر و بیشتر عذاب و امتحان کی صورت تقریباً یکساں ہوتی ہے مثلاً دو شخص بیمار یا زخمی ہوں بزرگوں نے بتایا ہے اور قرآن سے ثابت ہے کہ اگر ایک شخص پر یاس اور ناامیدی اضطراب اور کرب طاری ہے تو سمجھ لیجئے کہ اس پر عذاب نازل ہے اور اگر دوسرے شخص میں حوصلہ ہے فطری بے چینی اور تکلیف تو ضرور ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہے اسی کو پکار رہا ہے اسی سے مدد طلب کر رہا ہے اس سے آس لگائے ہوئے ہے اور اس کے قلب کے اندرون میں ایک قسم کی طمانیت ہے تو سمجھ لیجئے کہ اسے آزمایا جا رہا ہے ۔ عذاب نافرمانوں کے لیے ہوتا ہے اور آزمائش مقبولین بارگاہِ ربوبیت کے لیے ۔

اس اصول کی روشنی میں اگر ہم سانحہ راولپنڈی کا جائزہ لیں تو اگرچہ یقیناً حتماً کچھ کہنا دشوار ہے تاہم آثار و علائم کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ سانحہ ایک امتحان تھا جس میں پاکستانی قوم کو مبتلا کیا گیا ۔ کیونکہ اس واقعہ نے اعلیٰ و ادنیٰ متاثر و غیر متاثر عام شہری اور فوجی ۔ بلا تمیز پیشہ اور تاجر ، مرد عورت ، بوڑھے جوان غرضیکہ قوم کے ہر فرد کو انتہائی ہمت و جرأت کے ساتھ مصائب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے اور ان کا مقابلہ کرنے کی طاقت بخشی وزیر اعظم پاکستان اس وقت کراچی میں تھے وہ فوراً راولپنڈی پہنچ گئے ۔ صدر پاکستان ہنی سربراہ کانفرنس میں شرکت کے لیے کویت میں مقیم تھے انہوں نے اپنی تمام مصروفیات کو منسوخ کر دیا اور پاکستان روانہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو گئے ۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مراکش کے دورے پر تھے وہ یہ خبر پاتے ہی واپس روانہ ہو گئے۔ جو شہید ہو چکے تھے انہیں تو کوئی بھی دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا تھا لیکن تمام ضابطوں کو بالائے طاق رکھ کر مثالی امدادی کارروائی کا آغاز کر دیا گیا ۔ قوم کے جوان خون دینے کے لیے ہسپتالوں پر ٹوٹ پڑے اس جذبہ کے ساتھ کہ ہمارے خون سے ہمارے ایک مسلمان بھائی کی جان بچ جائے ۔ بموں کی بارش میں ہمارے فوجی جوان آگ میں کود پڑے بلڈنگوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کو نکالنے کے لیے اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ لیں ۔ سکولوں کے معصوم بچے اس افراتفری میں ادھر اُدھر بکھر گئے تھے بعض لوگ جب اپنے بچوں کو سکولوں سے لینے گئے تو دوسرے بچوں کو بھی اپنی گاڑی میں بھر کر گھر لائے اور پھر ایک ایک کو اس کے گھر پہنچایا پولیس نے زخمیوں کو ہسپتال پہنچانے اور لوگوں کے گھروں کی حفاظت کرنے میں مثالی کردار ادا کیا ڈاکٹروں اور نرسوں نے تو زخمیوں کے ساتھ ایسی ہمدردی اور دل سوزی کا نمونہ پیش کیا کہ دنیا عش عش کر رہی ہے ۔ علاقہ کے کونسلر اور ایم ۔ پی ۔ اے حضرات ریلیف کیمپ چلانے میں مصروف ہو گئے ۔ حکومت نے اپنے خزانے کا منہ کھول دیا اور صدر و وزیر اعظم نے اعلان کر دیا ہے کہ وسائل کی کمی ریلیف مہیا کرنے یا معاوضہ کی ادائیگی میں ہرگز ہرگز مانع نہیں ہو گی ۔ جن مریضوں کے لیے ضروری ہے کہ ان کا علاج بیرونی ممالک میں کرایا جائے انھیں دھڑا دھڑ بیرونی ممالک روانہ کیا جا رہا ہے ۔ متعدد اسلامی جماعتیں ہر شہر میں ریلیف کے لیے چندہ جمع کر کے پہنچا رہی ہیں ۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ جتنے مصنوعی اعضا کی ضرورت ہو گی ان کا صوبہ پورا کریگا۔ صوبہ سندھ کے وزیر اعلیٰ بنفسِ نفیس مریضوں کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور انہوں نے اعلان کیا ہے کہ ہمارے صوبے کے وسائل متاثرین کی امداد کے لیے وقف رہیں گے صدر مملکت تقریباً روانہ مختلف ہسپتالوں میں تشریف لیجا کر زخمیوں کو دلاسا دیتے رہے وزیر اعظم نے حکومت کے تمام وسائل بلکہ پوری مشنری کو ریلیف میں لگا رکھا ہے ۔ یہ صورت حال واشگاف انداز میں یہ واضح کر رہی ہے کہ سانحۂ راولپنڈی عذابِ الٰہی نہیں بلکہ امتحان و آزمائش تھا جس سے اس وقت پاکستانی قوم بحمداللہ کامیابی کے ساتھ گزر رہی ہے ۔

۲ ۔ سانحۂ راولپنڈی نے جہاں یہ بات واضح کر دی کہ پاکستانی قوم ابتلا و آزمائش کا نہایت پامردی اور حوصلے سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے وہاں یہ بات بھی روزِ روشن کی طرح واضح

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوگئی کہ چاہے آپس کے گلے شکوے کتنے ہی کیوں نہ ہوں سوائے چند بد اندیشوں اور غداروں کے قوم بحیثیت مجموعی متحد ہ منظم ، زندہ و بیدار ہے راولپنڈی کا واقعہ صوبہ پنجاب کا واقعہ ہے لیکن سندھ ، بلوچستان ، سرحد اور آزاد کشمیر کون دکھی نہیں ہے ؟ صف ماتم کہاں بچھی ہوئی نہیں ہے ؟ الحمد للہ کہ سب ایک دوسرے کا دُکھ باٹنے میں شریک ہیں اور جس کے پاس جتنے بھی وسائل ہیں سب اپنے وسائل لیے گوش بر آواز ہیں ۔ اسی کو وحدت قومی کہتے ہیں اور یہی اسلامی اتحاد کا کامل ترین نمونہ ہے ۔

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشان حالیٔ و ———— درماندگی

جس طرح بھٹی میں تپائے جانے کے بعد سونا کندن بنتا ہے اسی طرح اوجڑی کیمپ کے سانحے نے پاکستانی قوم کا حقیقی چہرہ دنیا کو دکھا دیا ہے اور ان تمام پاکستان دشمن عناصر کو جو قومی اتحاد اور ملی یکجہتی کو پارہ پارہ کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں متنبہ کرتا ہے کہ انشاء اللہ ان کا یہ خواب کبھی بھی پورا نہ ہوگا اور ہر ابتلا کی گھڑی میں یہ قوم سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح یکجان او ریکجہت ہو کر کھڑی ہو جائے گی ۔ کیونکہ اس ملک کا خمیر اسلام سے اٹھا ہے اور اسلام اس کی سرشت میں داخل ہے پاکستان دشمن ممالک اس کا بارہا تجربہ بھی کر چکے ہیں ۔ ۶۵ء کی جنگ میں جب بھارت نے پاکستان پر اچانک حملہ کر دیا تھا تو اسی کردار کا مظاہرہ پاکستانی قوم نے کیا تھا اور اس وقت کے صدر پاکستان کے صرف ایک جملے پر پوری قوم اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور بھارت جیسے بڑے ملک کی افواج کو دم دبا کر بھاگنا پڑا ۔

اپنی ایک تقریر میں صدر پاکستان جنرل محمد ضیا الحق نے بالکل درست کہا تھا کہ اگر روس جیسی سپر پاور یا بھارت جیسے بڑے ملک یہ سمجھتے ہیں کہ وہ دس کروڑ پاکستانیوں کو اپنی طاقت کے ذریعے اڑا دیں گے تو یہ دس کروڑ پاکستانی تنکے نہیں ہیں کہ ہوا کے جھونکے سے اڑ جائیں گے ہم جنگ نہیں چاہتے ہم تو امن و سلامتی کے علمبردار ہیں لیکن اگر ہم پر جنگ مسلط کی گئی تو ہم اپنا دفاع کرنا جانتے ہیں ۔

۳ ۔ سانحۂ اوجڑی کیمپ درحقیقت ایک قومی اور ملی سانحہ ہے لیکن بعض کم ظرف لوگ اسطرح

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے سانحات کے شعلوں سے اپنے ظلمت کدۂ تقدیر کو روشن کرنے کی ہمیشہ سے ناکام کوشش کرتے چلے آئے ہیں ۔ مثلاً کہاں تو قوم اتنی بڑی آزمائش سے گزر رہی ہے بجائے اس کے اس کی دادرسی کی جائے یہ کوتاہ نظر اپنے آرام دہ اور ائرکنڈیشنڈ ڈرائینگ روموں میں بیٹھے بیانات کے میزائل داغ رہے تھے کہ حکومت کو استعفیٰ دے دینا چاہیے صدر مملکت کو استعفیٰ دے دینا چاہیے وزیراعظم کو استعفیٰ دے دینا چاہیے گویا یہ میزائل اور بم صدر مملکت اور وزیراعظم نے چلائے تھے اور استعفیٰ کے بعد اگر وزارت عظمیٰ یا صدارت کی کرسی ان کے حوالے کر دی جائے تو پھر کبھی قیامت تک اس طرح کے حادثات نہیں پیش آسکتے ایسے لوگوں کو معلوم جانا چاہیے کہ ان کے مکروہ چہرے اب بے نقاب ہو چکے ہیں قوم نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے کہ ماضی میں ان کا کردار کیسا رہا ہے اور انہوں نے ملک کو کیسے کیسے چرکے لگائے ہیں لہٰذا انشاءاللہ ان کے ان مطالبات کو کبھی بھی قومی پذیرائی حاصل نہیں ہو سکتی ۔ آج کا دور کھوکھلے نعروں اور جھوٹے وعدوں کا دور نہیں ہے کہ کوئی مداری آئے اور ڈگڈگی بجائے اور روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ لگا کر کرسئ اقتدار تک رسائی حاصل کرے ۔ آج کا دور عمل کا دور ہے ۔ جو سیاسی جماعت تخت اقتدار تک پہنچنا چاہتی ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اسے عوامی معتقدات سے حقیقی وابستگی ہو (اور عقیدے سے وابستگی کا بہترین ثبوت عقیدے پر عمل ہوتا ہے) دوسری اہم ترین بات تنظیم ہے جو کومٹ مینٹ سے پوری ہوتی ہے اور اس سلسلے کی تیسری اہم کڑی قومی مسائل کا صحیح ادراک اور ترجیحات کا تعین ہوتا ہے ۔ یہی وہ چیزیں ہیں جن کی بنیاد پر سیاسی تنظیمات آگے بڑھتی اور کامیاب و ناکام ہوتی ہیں ۔ عوام صرف یہ دیکھتے ہیں کہ جو کومٹ مینٹ تھے ۔ کامیابی کے بعد برسر اقتدار پارٹی ان پر قائم ہے یا منحرف ہو گئی ہے ، اس نے جو وعدے کیے تھے اور جن ترجیحات کا تعین کیا تھا ان کی تکمیل میں وہ کس حد تک کامیاب ہوئی ہے ۔ اگر ان معیارات پر سیاسی پارٹیاں پوری اتر جائیں تو وہ آئندہ انتخابات میں بجا طور پر عوام سے حمائت کا مطالبہ کر سکتی ہیں اور یقیناً انہیں عوام کی حمائت حاصل ہو گی یہ ہیں وہ اصول جن کی بنا پر جمہوری ملکوں میں عوام کی حمائت یا عدم حمائت کا نظام قائم ہے ۔ محض نعرے بازی یا تلخ نوائی ، الزام تراشی یا سنگ زنی سے سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ زخمیوں کے زخم ہرے ہوتے رہیں اور ان پر نمک پاشی کی جاتی رہے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سانحہ راولپنڈی کو واقع ہونا تھا وہ واقع ہوگیا لیکن جس انداز میں حکومت نے متاثرین کی مدد اور دلداری کی اور جس طرح آگے بڑھ کر قوم نے ان کا دُکھ بانٹا اور بانٹ رہی ہے وہ قابل تعریف ہے ۔ ہم اس سلسلے میں صدر ضیاء الحق اور محمد خان جونیجو وزیر اعظم پاکستان کی حکومت کو لائق صد تبریک سمجھتے ہیں ۔

محمد یونس حسنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلام کا نظام قضاء

مولانا مفتی عبداللطیف صاحب مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

قضاء کے لغوی معنی: لغت میں قضاء بمعنی انقطاع ہے۔ کہا جاتا ہے قَضَیٰ فُلَانٌ نحبہ یعنی فلاں مرگیا۔ اس کی زندگی منقطع ہوگئی۔ قضیٰ فلان دَینَہٗ: فلاں نے اپنا قرض ادا کردیا یعنی قرض خواہ کے مطالبہ کو قطع کردیا۔ قرآن کریم میں اس کا فعل متعدد معانی میں استعمال ہوا ہے۔

بمعنی ارادہ " واذا قضی امرا فانما یقول لہ کن فیکون " (بقرہ آیت ۱۱۷)
یعنی رب تعالیٰ جب کسی امر کا ارادہ فرماتا ہے تو کہتا ہے ہوجا وہ ہوجاتا ہے)

۲۔ وقت مقرر کرنا۔ ھو الذی خلقکم من طین ثم قضیٰ اجلاً (سورہ انعام آیت ۲)
یعنی وہ تو وہ ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر تمہاری موت کا وقت مقرر کردیا۔

۳۔ حاجت پوری کرنا " فلما قضی زید منہا وطرا " یعنی جب زید نے اس سے اپنی حاجت پوری کرلی (سورہ احزاب آیت ۳۷) ۴۔ ادا کرنا " اِذَا قَضَیتم مناسککم " یعنی جب تم مناسک حج ادا کرلو (سورہ بقرہ آیت ۲) ۵۔ حکم دینا فیصلہ کرنا " والذی فطرنا فاقضِ ما انت قاض " قسم ہے اس ذات کی جس نے ہمیں پیدا کیا تو نے جو حکم دینا ہے دیدے انما تقضی ھذہ الحیوۃ الدنیا (تو صرف ہماری اس دنیاوی زندگی ہی کے بارے میں فیصلہ دے سکتا ہے۔ (سورہ طٰہٰ آیت ۷۲) اس آیت کریمہ میں قضاء بمعنی حکم فی المنازعات استعمال ہوا ہے قضاء کا اصطلاحی معنی یہی

© rasailojaraid.com